ماقبل کی شریعت بحثیت مآخذ فقہ

از ڈاکٹر محمد عبدالعلی اچکزئی
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات
بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

فقہ اسلامی کے مادی مآخذ عمومی حیثیت سے بارہ ہیں:

ا۔قرآن کریم ۲۔ سنت رسول اللہ ﷺ ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس ۵۔ استحسان ۶۔ استدلال ۷۔استصلاح ۸۔ مسلمہ شخصیتوں کی رائیں ۹۔ تعامل ۱۰۔عرف اور رسم ورواج ۱۱۔ ماقبل کی شریعت ۱۲۔ملکی قوانین۔

اصول فقہ کی کتابوں میں صراحۃً صرف پہلے چار کا ذکر ملتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض مآخذ کو بعض میں داخل سمجھا گیا ہے اور اختصار کے طور پر صرف چار کا ذکر کر کے ان کی تعبیر و توجیہ اس طرح کی گئی ہے کہ ان کے عموم میں بقیہ داخل ہو جاتے ہیں مثلاً قیاس کے عموم میں استحسان، استصلاح وغیرہ داخل ہیں، اجماع میں تعامل اور رسم ورواج داخل ہیں، ماقبل کی شریعت قرآن یا حدیث کے عموم میں آتی ہے، ملکی قانون تعامل میں شمار ہو سکتے ہیں، رائیں اگر قیاس پر مبنی ہیں تو ان کا شمار قیاس میں ہوگا ورنہ وہ سماع پر محمول حدیث کے ذیل آجائیں گی، استدلال بھی قیاس کے قریب ہے، اگرچہ اس کا مفہوم قیاس سے زیادہ وسیع ہے[۱]۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ فقہ کے بارہ مآخذ میں سابقہ شریعتیں بھی شامل ہیں، سابقہ شرائع سے کیا مراد ہے؟ اور اصول شرائع اسلام (مآخذ فقہ) میں انہیں کیا اہمیت و حیثیت حاصل ہے، ذیل میں قدرے تفصیل کے ساتھ اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

سابقہ شرائع سے مراد منزل من اللہ ہدایت کے تمام وہ راستے اور طریقے ہیں جو دوسری امتوں کے پاس موجود و محفوظ تھے جیسا کہ عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

''المقصود بشرع من قبلنا : الاحکام التی شرعها الله تعالی لمن سبقنا من الامم وانزلها علی انبیاء ہ ورسله لتبلیغها لتلک الامم''[۲]۔

''ہم سے پہلے کی شریعتوں سے مراد وہ احکام ہیں جو اللہ تبارک وتعالی نے سابقہ امتوں کے لئے بھیجے تھے اور ان کے نبیوں اور رسولوں پر نازل کئے تا کہ وہ امتوں تک انہیں پہنچا دیں''۔

ماقبل کی شرائع یا گزشتہ انبیاء کی شرائع پر عمل کرنے کے سلسلے میں علماء نے چار صورتیں بیان کی ہیں جن میں سے تین صورتوں میں تمام علماء کا اتفاق ہے اور ایک صورت میں علماء کا اختلاف ہے وہ صورتیں یہ ہیں:

۱۔ وہ احکام جن کا ذکر گزشتہ پیغمبروں کی کتابوں میں آیا ہو مگر قرآن کریم میں اس کا کوئی ذکر نہ ہو اور نہ اسکا سنت نبوی ﷺ سے صحیح ثبوت ملتا ہو، ایسے احکام کے بارے میں یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ہم ان کے پابند نہیں اور نہ اس کے صحیح ہونے پر یقین کیا جا سکتا ہے ، کیونکہ یہ احکام غیر معتبر طریقے سے معلوم ہوئے جیسے کہ عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

"احکام لم یرد لها ذکر فی کتابنا، ولا فی سنة نبینا ﷺ وهذا النوع لایکون شرعا لنا بلا خلاف بین العلماء" [۳]۔

''وہ احکام جن کا ذکر نہ ہماری کتاب میں موجود ہے اور نہ ہمارے نبی ﷺ کی سنت میں، احکام کی یہ قسم ہمارے لئے شریعت نہیں ہے، اس میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے''۔

۲۔ بعض احکام جن کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے یا حدیث نبویہ میں بیان ہوئے ہیں، مگر ہماری شریعت نے صاف طور پر انہیں منسوخ اور باطل کر دیا ہے، ایسے احکام کا تعلق بھی ہماری شریعت سے نہیں، اس کا حکم بیان کرتے ہوئے صاحب الوجیز کہتے ہیں:

"احکام قصها الله فی قرآنه ، او بینها الرسول ﷺ فی سننه ، وقام الدلیل من شریعتنا علی نسخها فی حقنا ای انها خاصة بالامم السابقة ، فهذا النوع لاخلاف فی انه غیر مشروع فی حقنا "[4]۔

''وہ احکام جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے، یا جن کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے سنت میں فرمایا ہے اور ہماری شریعت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ ہمارے حق میں یہ احکام منسوخ ہیں یعنی یہ احکام سابق امتوں کے ساتھ مخصوص تھے، ان احکام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ہمارے حق میں یہ منسوخ ہیں''

اسی طرح شیخ محمد الخضری بک لکھتے ہیں:

"اعلم ان شرائع الانبیاء السابقین منها ما نسخته شریعتنا ، وهذا لانزاع فی ان النبی ﷺ لم یتعبد به "[5]۔

ترجمہ: ''جان لینا چاہیئے کہ سابقہ انبیاء کی شریعتیں جنہیں ہماری شریعت نے منسوخ کیا ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس کا پابند نہیں کیا گیا''۔

مفتی کفایت اللہؒ دہلوی لکھتے ہیں:

''شرائع سابقہ کے احکام جو قرآن پاک یا حدیث میں نقل کیے جائیں، شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں اس وقت حجت اور قابل عمل رہتے ہیں جب شریعت محمدیہ ﷺ میں ان کے خلاف احکام موجود نہ ہوں، اگر شریعت محمدیہ ﷺ میں ان کے خلاف احکام موجود ہوں تو شرائع ماقبل کے احکام حجت نہیں ہوتے''[6]۔

ماقبل شریعت کی اسی صورت میں سجدہ تعظیمی اور جانداروں کی تصویریں بنانا شامل ہے

جو گزشتہ انبیاء کی شریعتوں میں جائز تھیں، لیکن ہماری شریعت میں جائز نہیں۔

اسی صورت کی ایک اور مثال قرآن حکیم میں اس طرح بیان ہوئی ہے:

﴿وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذى ظفرومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما او الحوايا اوما اختلط بعظم﴾ ۷۔

ترجمہ ''اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے، اور گائے اور بکری (کے اجزا میں) سے ان دونوں کی چربیاں ہم نے ان پر حرام کر دی تھیں، سوائے اس چربی کے جو ان جانوروں کی پشت پر ہو یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو''۔

مذکورہ بالا چیزیں فی ذاتہ حلال وطیب ہیں مگر یہود کی نافرمانی اور شرارت کی وجہ سے اللہ تعالی نے یہ چیزیں خاص طور پر ان پر حرام کر دیں، اب بھی یہ چیزیں ہماری شریعت میں جائز اور حلال ہیں اسی طرح حدیث سے ثابت ہے کہ ہماری شریعت میں پوری روئے زمین پر نماز پڑھنا جائز ہے، جبکہ سابقہ شریعتوں میں یہ صحیح نہیں تھا، اسی طرح مال غنیمت ہمارے لئے حلال کر دیا گیا ہے اور گزشتہ شریعتوں میں حلال نہیں تھا'' ۸۔

۳۔ گزشتہ شریعتوں کے بعض احکام ایسے ہیں جنہیں ہماری شریعت نے برقرار رکھا ہے اور ان کا ذکر قرآن یا حدیث میں مذکور ہے لہذا اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ہم بھی اس کے پابند ہیں کیونکہ وہ اب ہماری شریعت میں داخل ہو گئے ہیں جیسا کہ ابن العربی لکھتے ہیں:

''الصحيح القول بلزوم شرع من قبلنا مما اخبرنا به نبينا ﷺ ۹ او قصه الله علينا من غير نكير'' ۱۰۔

صحیح قول یہی ہے کہ انبیاء سابقین کی شریعت کے احکام کی پیروی ہم پر لازم ہے، بشرطیکہ ان کو ہمارے نبی ﷺ نے نقل فرمایا ہو (یا انہیں حق تعالی نے بغیر کسی نکیر کے بیان کر دیا ہو)۔

اسی طرح عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

"احکام جاء ت فی القرآن اوفی السنة ، وقام الدلیل فی شریعتنا علی انها مفروضة علینا کما کانت مفروضه علی من سبقنا من الامم والاقوام ، وهذا النوع من الاحکام لاخلاف فی انه مشروع لنا ، ومصدر شرعیته وحجیته بالنسبة الینا هو نفس نصوص شریعتنا"[11]۔

''وہ احکام جو قرآن یا سنت میں مذکور ہیں اور ہماری شریعت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ یہ ہم پر ایسے ہی فرض ہیں جیسے ہم سے پہلے دوسری امتوں اور قوموں پر فرض تھے، احکام کی اس قسم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ ہمارے لئے شریعت ہیں اور ان کا ہمارے لئے شریعت اور حجت کا ماخذ ہونا خود ہماری شریعت کی نصوص ہیں''۔

اس کی مثالیں روزہ اور اضحیہ (قربانی) ہیں یہ اعمال جس طرح ہماری شریعت میں مشروع ہیں سابقہ شریعتوں میں بھی مشروع تھے۔

۴۔ گزشتہ شریعتوں کے بعض احکام اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں یا وہ سنت نبوی ﷺ میں مذکور ہیں، مگر ہماری شریعت اس کے بارے میں خاموش ہے، اس میں نہ تو اس کی تائید کی گئی ہے اور نہ اسے منسوخ کیا گیا ہے جیسا کہ عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

''احکام جاء ت بها نصوص الکتاب اوالسنة ، ولم یقم دلیل من سیاق هذه النصوص علی بقاء الحکم او عدم بقاء ه بالنسبة لنا ''[12]۔

''وہ احکام ہیں جو کتاب یا سنت کی نصوص میں موجود ہیں لیکن ان نصوص کے سیاق میں ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے جو یہ بتلاتی ہو کہ یہ احکام ہمارے حق میں باقی ہیں یا نہیں''۔

یہ وہ چوتھی اور آخری صورت ہے جس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ آیا یہ احکام

ہمارے حق میں حجت ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں معتزلہ اور بعض علماء اہل سنت مثلاً ابو اسحٰق شیرازی کا آخری قول یہ ہے کہ ہم مسلمان ان کے ایسے احکام کے بھی پابند نہیں ہیں، امام غزالیؒ نے بھی اپنی آخری عمر میں یہی رائے اختیار کی تھی اور علامہ ابن حزمؒ نے بھی اسی کی حمایت کی ہے [۱۳]۔ اپنے اس خیال کی تائید میں اس جماعت نے یہ دلائل پیش کئے ہیں۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا تھا تو انہیں یہی ہدایت فرمائی تھی کہ وہ کتاب وسنت پر عمل کریں اس کے بعد اپنی رائے سے اجتہاد کریں [۱۴]، اگر ہم گزشتہ شریعتوں کے پابند ہوتے تو حضرت معاذؓ اس کا ذکر کرتے یا رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر نہ کرنے پر ان کی غلطی پر انہیں متنبہ فرماتے، اس دلیل کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت معاذؓ نے اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ کتاب وسنت پر عمل کرنے کے ضمن میں ان شریعتوں پر بھی عمل ہو جاتا ہے۔

۲۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر ہم گزشتہ شریعتوں پر عمل کرنے کے پابند ہوتے تو ہم پر ان کا سیکھنا ضروری ہو جاتا اور مجتہدین کرام کے لئے بھی یہ ضروری نہیں کہ وہ انہیں معلوم کرتے، اس کا جواب بھی یہی ہے کہ قابل غور وہ احکام ہیں جو قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں نہ کہ وہ احکام جو ان میں مذکور نہیں ہیں [۱۵]، دوسری طرف اکثر شافعی، مالکی، حنفی، اور قول راجح کے مطابق امام احمدؒ، نیز متکلمین کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ ان احکام کو چھوڑ کر جو منسوخ ہو گئے ہیں، ان کے باقی وہ احکام جو صحیح طریقے سے معلوم ہوں، یعنی جو نبی کریم ﷺ کے واسطے ہمیں پہنچے ہوں نہ کہ ان کے تحریف شدہ کتابوں اور واقعات کاذبہ کے ذریعے تو ایسے احکام ہمارے لئے قابل عمل ہیں، جب تک ہماری شریعت میں اس کے خلاف احکام وارد نہ ہوں [۱۶]۔

جمہور علماء نے اپنی اس رائے کی تائید میں بہت سے دلائل پیش کئے ہیں جن میں سے بعض دلائل حسب ذیل ہیں:

۱) انبیاء اور ان کی شریعتوں کے تذکرہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے:

﴿اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده﴾ [۱۷]۔

ترجمہ: ''یہ ہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے، سوتو چل ان کے طریقے پر''۔

قاضی بیضاویؒ کے نزدیک اگرچہ ''ھدیٰ'' سے مراد عقیدہ توحید اور دین کے وہ اصول ہیں جو تمام انبیاء کی تعلیم میں مشترک ہیں، فروعی مسائل مراد نہیں''۔[18]

لیکن قاضی ثناء اللہؒ پانی پتی کے نزدیک تمام انبیاء گزشتہ فروعی احکام کے بھی پابند تھے، بشرطیکہ جدید شریعت میں ان کو منسوخ نہ کردیا گیا ہوں، پس گزشتہ شریعتوں کے فروعی احکام کی تعمیل بھی ہم پرواجب ہے اگر ہماری شریعت میں اللہ نے ان کو منسوخ نہ کردیا ہو[19]۔

۲) اللہ تبارک وتعالی نے قرآن کریم میں یہودیوں پر قصاص کی فرضیت کا ذکر کیا ہے اور ان کی فرضیت سے استدلال لاکر ہم پر قصاص فرض کیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے ﴿وکتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص﴾[20]۔

ترجمہ: ''اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں کہ جی کے بدلے جی اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدکے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر''۔

اس آیت کی تفسیر میں امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ:

ذكر الله تعالى ما فرض على اهل التوراة قال ﴿وكتبنا عليهم﴾ الآية ، قال ولم اعلم خلافا فى ان القصاص فى هذه الامة كما حكى الله عز وجل انه حكم بين اهل التوراة''۔[21]

اللہ تعالی نے اہل تورات پر جو احکام فرض کئے ہیں اس آیت میں ان کا ذکر کیا ہے، اور (امام شافعیؒ) فرماتے ہیں کہ مجھے اس بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں کہ اللہ تعالی نے قصاص کا جو حکم اہل تورات پر فرض کیا تھا، اس امت پر بھی فرض کیا گیا ہے''۔

۳) اس حدیث سے بھی استدلال کیا جاسکتا ہے جس میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''من نسی صلوۃ فلیصل اذا ذکر لاکفارۃ لها الاذلك '' حدیث شریف،
﴿واقم الصلوۃ لذکری﴾ ۲۲ الحدیث۲۳۔

''اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لینی چاہئے ،اس قضا کے سوااور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا (اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی) ''نماز میرے ذکر کے لئے قائم کرو''۔

یہ دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کا خطاب ہے،لہذا اگر پہلی شریعتوں کی پابندی نہ ہوتی تو اس موقع پر اس آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

گزشتہ شریعتوں کا ہمارے حق میں حجت ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

''والحق ان هذا الخلاف غیرمهم ، لانه یترتب علیه اختلاف فی العمل ، فما من حکم من احکام لشرائع السابقة ، قصه الله تعالی علینا اوبینه الرسول ﷺ لنا ، الاوفی شریعتنا مایدل علی نسخه وبقاء ه فی حقنا''۲۴۔

''سچ یہ ہے کہ یہ اختلاف کوئی اہمیت نہیں رکھتا،اس لئے کہ اس سے عمل میں اختلاف مرتب نہیں ہوتا پچھلی شریعتوں کے احکام میں سے جو حکم بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے یا رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ذکر فرمایا ہے،اس کے ہمارے حق میں منسوخ ہونے یا باقی ہونے کی کوئی نہ کوئی دلیل ضرور موجود ہے''۔

خلاصہ یہ کہ قرآن وحدیث میں مذکور گزشتہ انبیاء کے احکام فقہ کے مآخذ کی حیثیت رکھتے ہیں ،اگر انہیں ہماری شریعت نے منسوخ نہ کیا ہو۔

حوالہ جات

۱۔ محمد تقی امینی، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر لاہور اسلامک پبلیکشنز ۱۹۷۹، ص۷۲،۷۳۔

۲۔ عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، بیروت مؤسسۃ الرسالۃ ۱۹۸۷ء ص ۱۶۳۔

۳۔ عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ ص ۲۶۴۔

۴۔ ایضا ص ۲۶۴۔

۵۔ الشیخ محمد الخضری بک اصول الفقہ، بیروت دارالفکر ۱۹۸۸ ص ۳۵۶۔

۶۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی، کفایت المفتی کراچی مکتبہ دارالعلوم ۱۳۹۹ھ ۱:۲۲۴۔

۷۔ سورۃ الانعام آیت ۶:۱۴۶۔

۸۔ بخاری شریف کتاب الصلوۃ باب قول النبی ﷺ جعلت لی الارض مسجدا وطھورا حدیث نمبر ۴۳۸۔

۹۔ ابن العربی احکام القرآن، بیروت دارالمعرفہ ۱۹۷۲ء ۱:۲۴۔

۱۰۔ ظفر احمد عثمانیؒ احکام القرآن، کراچی ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ ۱۴۱۸ھ ۱:۳۔

۱۱۔ عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ ص ۲۶۳۔

۱۲۔ عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ ص ۲۶۴۔

۱۳۔ حسن احمد الخطیب، فقہ الاسلام (اردو مترجم سید رشید احمد ارشد) کراچی نفیس اکیڈمی بار سوم ۱۹۸۲ء ص ۲۶۲۔

۱۴۔ سنن ترمذی ابواب الاحکام باب ماجاء فی القاضی کیف یقضی حدیث نمبر ۱۳۲۷۔

۱۵۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو الشیخ محمد الخضری بک اصول الفقہ ﷺ ۳۵۷۔

۱۶۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو حسن احمد الخطیب فقہ الاسلام ۲۶۳، ابن العربی احکام القرآن ۱: ۲۴، ظفر احمد عثمانی، احکام القرآن ۱: ۳۰، محمد انور بدخشانی تیسیر اصول الفقہ کراچی بیت العلم ۱۴۱۶ھ ص ۱۶۲۔

۱۷۔ سورۃ الانعام آیت ۶:۹۰۔

۱۸۔ عبداللہ بن عمر الشافعی البیضاویؒ انوار التنزیل فی اسرار التاویل المعروف بتفسیر البیضاوی نولکشور، مطبع لکھنوی ۱۲۸۲ھ ۱:۲۶۱۔

۱۹۔ ثناء اللہ پانی پتیؒ تفسیر المظہری، دہلی ندوۃ المصنفین ۳:۲۹۸۔

۲۰۔ سورۃ المائدہ آیت ۵:۴۵۔

۲۱۔ ابوبکر احمد بن الحسین ابن علی بن عبداللہ بن موسی البیہقی، احکام القرآن لابی عبداللہ محمد بن ادریس الشافعیؒ، بیروت دار الکتب العلمیۃ ۱۹۹۱ء ۱:۲۸۰،۲۸۱۔

۲۲۔ سورۃ طہٰ آیت ۲۰:۱۴۔

۲۳۔ بخاری شریف کتاب مواقیت الصلوۃ باب ''من نسی الصلوۃ فلیصل اذا ذکر ولایعید الاتلک الصلوۃ'' حدیث نمبر ۵۹۷، مسلم شریف کتاب المساجد، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائھا، حدیث نمبر ۱۵۶۶۔

۲۴۔ عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ ص ۲۶۵۔